سفرِ آخرت

شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

تلخیص وتحشیہ
ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (رجسٹرڈ)
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مظہرِ غزالی٬ یادگارِ رازی٬ مفتی سوادِ اعظم٬ تاجدارِ اہلسنت٬ امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : سفرِ آخرت

خطبہ : تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ

تلخیص وتحشیہ : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

تصحیح ونظر ثانی : خطیب ملت مولانا سید خواجہ معزالدین اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدر آباد (دکن)

اشاعت اول : اپریل ۲۰۰۹ تعداد ۲۰۰۰

قیمت: 15 روپے

(۹۲۸) صفحات پر مشتمل محققانہ جائزہ۔ متلاشیان راہِ حق کے لئے ملک التحریر کا بیش قیمت تحفہ

فتنہ اہلحدیث : غیر مقلدیت اس دور کا سب سے خطرناک فتنہ ہے جس نے ائمہ اربعہ بالخصوص امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ (اور حضرات حنفیہ) کے خلاف بدزبانی٬ طعن وتشنیع اور تہمت طرازی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ یہ اہل حدیث کے نام سے لوگوں کو فریب دیتے ہیں٬ اپنے سوا سب کو مشرک سمجھتے ہیں تقلید شخصی کو شرک کہتے ہیں٬ ان کے عقائد ومسائل سے واقفیت کے بعد غیر مقلدیت سے طبعاً وحشت ونفرت ہوتی ہے۔ ان کی صحبت جذامی اور ایڈس کے مریض سے زیادہ خطرناک ہے٬ ان کی صحبت ایمان کے لئے خطرہ ثابت ہوتی ہے۔ ائمہ مجتہدین٬ محدثین اُمّت اور اسلاف صالحین سے مروی معتبر ومستند ہزار ہا احادیث کو ضعیف٬ موضوع٬ من گھڑت اور باطل قرار دیتے ہیں لہذا ایسی اولین درجہ کے 'منکرین حدیث' ہیں۔ یہ فرقہ تمام (۷۲) گمراہ فرقوں کا ملغوبہ ہے یہ لوگ سلف صالحین اور احادیث مرفوعہ وغیرہ سے ثابت قرآنی تفسیروں کے مقابلہ میں اپنی من مانی تفسیروں کو ترجیح دیتے ہیں یہ اپنے علاوہ دیگر تمام طبقات مسلمہ کو بدعتی٬ مشرک اور کافر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بذاتِ خود بدعتی ہیں۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدر آباد (9848576230)

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
متّقین کی علامت	۵	تعلیم رحمت	۲۰
راہِ خدا میں مال خرچ کرنا	۵	صدقہ جاریہ اور اولاد وغیرہ کی	۲۲
ہر نعمت رزق ہے	۶	طرف سے استغفار کا نفع	
سات طرح مال خرچ کرنا عبادت ہے	۷	بے حساب اُجر وثواب	۲۳
انسان کی حیثیت اور فرائض	۱۲	دینی جامعات ومدارس ہماری	۲۳
عالمِ ارواح سے عالمِ آخرت کا سفر	۱۳	ضرورت	
ہر عالَم کی الگ الگ غذا	۱۴	تعمیر زمین پر اور مکان جنّت میں	۲۵
کرنسی کا تبادلہ (فارن ایکسچینج)	۱۷	مسافر کا سامان	۲۶
عالمِ آخرت کی کرنسی 'نیکیاں'	۱۸	بلاؤں' آفتوں اور مصیبتوں سے	۲۷
آخرت کا بینک	۱۸	نجات کے لئے صدقات	

الاربعین الاشرفی فی تفہیم الحدیث النبوی ﷺ

شارح : حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

مجدد دوراں تاجدار اہلسنت رئیس المحققین شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کے قلم گوہر بار سے نکلی ہوئی سیر حاصل شروحاتِ احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ الاربعین الاشرفی (فی تفہیم الحدیث النبوی ﷺ) مشکوٰۃ المصابیح کی (۴۰) احادیث مبارکہ کی شروحات پر مشتمل ہے۔ جن احادیث شریفہ کا اس مجموعہ میں انتخاب کیا گیا ہے اُن کا تعلق مندرجہ ذیل موضوعات سے ہے۔ ارکان خمسہ' ایمان کے درجات' ایمان کی لذت' مسلمان کی تعریف' معیارِ محبت رسول' زمانے کی حقیقت' حقوق اللہ' حقوق العباد' فرائض ونوافل' جہاد' اوامر ونواہی' صدقہ وخیرات' مغفرتِ گناہ' صبر وثواب' دخول جنّت ......وغیرہ......شروحات کے اس گلدستے میں حدیث' کتابت حدیث اور حجیت حدیث کے تعلق سے دلائل وبراہین پر مبنی اہم مضامین اس کتاب میں شامل کردیئے گئے ہیں۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد (9848576230)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

مَنَّ عَلَیْنَا رَبُّنَا اِذْ بَعَثَ مُحَمَّدًا　　اَیَّدَہٗ بِاَیْدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحْمَدَا

اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا　　اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد مجتبیٰ سے ہماری مدد فرمائی

اَرْسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرْسَلَہٗ مُمَجَّدًا　　صَلُّوْا عَلَیْہِ دَآئِمًا صَلُّوْا عَلَیْہِ سَرْمَدًا

اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت بنا کر بھیجا　　اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کریں آج ملائکہ کے ساتھ　　نام ہو اولیاء کے ساتھ حشر ہو انبیاء کے ساتھ

شغل وہ ہو کہ شغل میں کردے ہمیں خدا کے ساتھ　　پڑھیے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے میرے مولیٰ کے پیارے　　نور کی آنکھوں کے تارے

اب کسے سیّد پکارے　　تم ہمارے ہم تمہارے

یا نبی سلام علیک　یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

لطائفِ دیوبند: غازیِ ملت علامہ سید محمد ہاشمی اشرفی کی معرکۃ الآراء تصنیف

یہ حقیقت ہے کہ عوام آج کل زیادہ تر پُرلطف باتوں کے سُننے کے عادی ہیں۔ خشک اور سیدھے سادے انداز میں کتنی ہی سچّی بات پیش کی جائے سننے اور پڑھنے کے رَوادار ہی نہیں ہوتے۔ اس لئے حضرت غازیِ ملت نے اس کتاب کو نہایت ہی پُرلطف پیرائے میں تالیف فرما کر بھولے بھالے مسلمانوں کو وقت کے ایک عظیم فتنے سے آگاہ کرنے کا فرض ادا کیا ہے۔ یہ بات حوالوں کی زنجیر میں جکڑی ہوئی اور انصاف وسنجیدگی کے ساتھ پیش کی گئی ہے اور فیصلہ ناظرین کے اُوپر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ دیوبند' کعبے کے غلاف میں لپٹا ہوا ایک پُراسرار صنم خانہ ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔حیدرآباد (9848576230)

سفرِ آخرت

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ من کان نبیاً وآدم بین المآء والطین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین . أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ

﴿**الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ**﴾ (البقرۃ/۱) الف لام میم۔(یہ)وہ عظیم الشان کتاب ہے جس (کے کلام اللہ ہونے) میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ متقیوں (پرہیزگاروں) کے لئے ہدایت ہے۔ وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے　　مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق
کوئی اندازہ کرسکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا　　نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتیں ہیں تقدیریں

اگر خاموش رہوں تو تُو ہی سب کچھ ہے
جو کچھ کہا تو تیرا حُسن ہوگیا محدود

بارگاہِ رسالت میں دُرود شریف پیش فرمائیں **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

﴿☆☆☆ متّقین کی علامت ۔ راہِ خدا میں مال خرچ کرنا:

یہاں متقین کی صفات کا ترتیب وار ذکر ہورہا ہے۔ پہلے ایمان کا ذکر ہورہا ہے جو سب کی اصل ہے، پھر نماز کا جو تمام اعمال سے افضل ہے اور جس کا تعلق مومن کے بدن سے ہے۔ اب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ذکر ہوا جس کا قوی تعلق مال سے ہے۔

ہر نعمت رزق ہے :

دُنیا کی ہر نعمت رزق ہے اور ہر نعمت میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں، لیکن ہر چیز کا خرچ کرنا اُس کے موافق ہو گا مثلاً ہوا سے سانس لیتے ہیں تو کچھ سانسیں اللہ کے ذکر میں خرچ کرو، یہ سانسوں کی زکوٰۃ ہوئی۔ اگر اولاد آپ کو ملی ہے تو جس طرح چند بچوں کو دُنیوی کاروبار میں ماہر بناتے ہو، اُن میں سے کم از کم ایک کو حافظِ قرآن یا عالمِ دین بھی بناؤ اور جس طرح کہ اپنی اولاد کو دُنیوی کام سکھاتے ہو، کوئی دینی کام بھی سکھاؤ اور اُن کو یہ بھی سمجھا دو کہ تم کس درخت کی شاخ اور کس شاخ کے پھل ہو۔ اسی طرح اگر تمہارے پاس مال ہے تو مال کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ (تفسیر نعیمی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس قدر ظاہری اور باطنی نعمتیں دی ہیں اُن سب کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ متقین وہ ہیں جو ضرورت مندوں پر مال خرچ کرتے ہیں، اہل وعیال، قرابت داروں اور عام لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ زبان کو خدا کی راہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ خرچ کرتے ہیں ہاتھ پاؤں کی طاقت سے کمزوروں کے کام آتے ہیں، خدا کی دی ہوئی عقل سے کم عقلوں کو مشورے دیتے ہیں، تقویٰ اور پرہیزگاری کے اثر سے اُن کو جو رُوحانیت حاصل ہے اُس سے لوگوں کا تزکیہ کرتے ہیں اور اُن کو اللہ تعالیٰ نے جو علم دیا ہے اُسے دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

مال وجاہ، اولاد، علم ومعرفت سب رزق ہیں، کسی کا اپنا نہیں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس میں ہے کہ وہ ان نعمتوں کے خرچ کرنے میں بخل نہ کرے بلکہ جو لوگ اِن نعمتوں سے محروم ہیں اُن میں تقسیم کرتا رہے۔ دولت مند اپنی دولت سے۔ عالم اپنے علم سے اور عارف اپنے رُوحانی فیوضات سے مستحقین کو مالا مال کرے۔ یہ فیضِ عام متقین کی تیسری علامت ہے۔

شریعت میں سات طرح مال خرچ کرنا عبادت ہے :

(۱) زکوٰۃ: اس کی بہت سے قسمیں ہیں اور ہر قسم کے ہزار ہا مسائل۔ چاندی سونے کی زکوٰۃ۔ جانوروں کی زکوٰۃ۔ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ...... وغیرہ۔

(۲) صدقہ فطر

(۳) نفلی صدقے۔ اس کی بہت قسمیں ہیں۔ مہمانوں کی دعوت۔ کمزوروں کی مدد۔ یتیموں کی پرورش اور قرضداروں کے قرضوں کی ادائیگی۔ گیارہویں شریف۔ محفل میلاد پاک سب اس میں شامل ہیں۔

(۴) وقف۔ اس کی بھی بہت سی صورتیں ہیں۔ دینی مدرسے۔ دینی کتب خانے (لائبریری)۔ مسجدیں، کنویں۔ لائٹ۔ پنکھے۔ خانقاہیں، لنگر خانے وغیرہ۔

(۵) حج کے خرچ

(۶) جہاد

(۷) اپنے اپنے اہلِ قرابت کے جو خرچ لازم ہیں اُن کا ادا کرنا۔ اس کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ بیوی کے مصارف۔ چھوٹی اولاد کی پرورش۔ والدین کا خرچ، غریب اہلِ قرابت کی امداد...... وغیرہ سب اس میں داخل ہیں۔

یہ قدرتی بات ہے کہ خرچ کرنے سے چیز بڑھتی ہے۔ اگر عالم اپنا علم خرچ نہ کرے تو (رفتہ رفتہ علم ختم ہو جائے گا) اس علم سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اگر کنویں سے پانی خرچ نہ کیا جائے تو پانی گندہ ہو جائے گا۔ اگر درختوں کی کچھ شاخیں نہ کاٹی جائیں تو اُن میں آئندہ پھل کم آئیں گے۔ اسی طرح اگر مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو اس مال کی ترقی رُک جائے گی۔

قدرت نے ہر چیز سے زکوٰۃ لی ہے۔ بیماری، تندرستی کی زکوٰۃ ہے۔ نیند، بیداری کی زکوٰۃ ہے۔ تکلیفیں، راحتوں کی زکوٰۃ۔ کھیتوں میں کچھ غلے کا برباد ہو جانا اور پرندوں کا کھا جانا یہ پیداوار کی قدرتی زکوٰۃ ہے۔ اگر اپنے مال سے زکوٰۃ نہ نکالتے تو قانونِ قدرت کے خلاف کرتے ہیں۔

اگر کسی کو کوئی چیز ضرورت سے زائد بچ جائے تو وہ اور جگہ بھی خرچ ہوتی ہے۔ کُتے سُور وغیرہ کے پستان میں اتنا ہی دودھ ہے جتنا اُس کے بچے پی سکیں لیکن بھینس گائے بکری اونٹ ...... وغیرہ کو اس کے بچے کی ضرورت سے زیادہ دودھ دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس میں اوروں کا بھی حق ہے۔ اگر قدرت نے آپ کو آپ کی ضرورت سے زیادہ مال دیا ہے تو یقیناً اس میں فقراء اور مساکین کا بھی حصہ ہے۔ زائد چیز کو علحدہ کرنا ہی ضروری ہے۔ آپ کے بڑھے ہوئے ناخن اور بال وغیرہ علحدہ ہونی چاہئیں۔ اسی طرح پیٹ کا فضلہ بھی خارج ہونا چاہئے کہ اس کا رہنا بیماری ہے اسی طرح زکوٰۃ کا پیسہ بھی علحدہ ہونا چاہئے کیونکہ اس کا رہنا بیماری ہے۔

جس طرح آپ کے مال سے حکومت ٹیکس لیتی ہے کہ اس کے بغیر ادا کئے آپ حکومت کے باغی قرار پاتے ہیں اور وہ یہ کہتی ہے کہ جب ہم تمہاری ہر طرح خدمت کرتے ہیں اور تمہارے آرام کے لئے ہر قسم کے محکمے بنا دیئے ہیں تو کیا ہمارا اتنا بھی حق نہیں کہ تمہارے مال سے ہم کچھ لیں۔ اسی طرح جب رب تعالیٰ نے ہماری ہر قسم کی پرورش فرمائی۔ ہمارے آرام کے لئے ہزاروں ملائکہ وغیرہ کے محکمے مقرر فرمائے تو کیا اس کا اتنا بھی حق نہیں کہ ہمارے مال میں سے کچھ طلب فرمائے بلکہ حق تو یہ ہے کہ یہ مال بھی اسی کا ہے اور ہم بھی اسی کے۔ یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے ہم کو مال دیا اور خود ہم سے لے کر ہم کو ثواب عطا فرما دیا۔

زکوٰۃ قوم کی ترقی کا اصل راز ہے اگر صحیح معنی میں زکوٰۃ دی اور لی جائے تو قوم میں کوئی غریب نہیں رہ سکتا۔ مسلمان جب تک زکوٰۃ دیتے رہے بہت مالدار رہے۔ جب سے زکوٰۃ دینے میں کمی کی غریبی آئی۔ ایسی مثال کہیں نہیں مل سکتی کہ کوئی شخص زکوٰۃ دینے سے غریب ہوگیا ہو۔

زکوٰۃ : زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادہ ہے۔ (عالمگیری)

زیورات کی زکوٰۃ Zakat on Jewelry

یہ نظریہ غلط ہے کہ پہننے اور استعمال کے زیور پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دو عورتیں حضور اقدس ﷺ کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہوئیں اُن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اُسے پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمھیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عورتوں نے کہا کہ نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (ترمذی شریف)

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے سونے چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا فرض ہے۔ (بازار میں قیمت معلوم کرلیں اور سو (۱۰۰) روپے پر ڈھائی روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کریں) جن زیورات کی مالک عورت ہو خواہ وہ میکہ سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیورات دے کر ان کا مالک بنا دیا ہو تو ان کی زکوٰۃ ادا کرنا عورت پر فرض ہے اور جن زیورات کا مالک مَرد ہو یعنی عورت کو صرف پہننے کے لئے دیا ہے مالک نہیں بنایا ہے تو ان زیورات کی زکوٰۃ مَرد کے ذِمّہ ہے عورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

زکوٰۃ کے روپے سے کپڑے تقسیم کرنا : اگر یتیم، فقیر و مسکین لوگوں کو کپڑوں کا مالک بنا دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ میں مالک بنانا شرط ہے۔ (بہارشریعت)

سال بھر صدقہ کر کے زکوٰۃ کی نیّت کرنا : زکوٰۃ کے لئے مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیّت کا ہونا ضروری ہے۔ نیّت کے معنٰی یہ ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری) سال بھر خیرات کرتے رہے اس کے بعد یہ نیّت کرے کہ وہ سب زکوٰۃ ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

زکوٰۃ کہے بغیر زکوٰۃ دینا : زکوٰۃ جب مال سے علحدہ کی جاتی ہے تب یہ نیّت کرنا ضروری ہے کہ زکوٰۃ ہے۔ محتاج کو زکوٰۃ دینے کے لئے اس کی ضرورت نہیں کہ زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ نیّت ہی کافی ہے یہاں تک کہ اگر کوئی لفظ جیسے ہدیہ، نذر یا بچوں کو عید کرنے کے لئے کہہ دیا اور خود نیّت زکوٰۃ کی رکھی تو بھی ادا ہو جائے گی۔ بعض محتاج ضرورت مند زکوٰۃ کا روپیہ نہیں لیتے، انہیں زکوٰۃ دینے میں زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔ (بہارشریعت)

<u>زکوٰۃ کس کو دینا افضل ہے :</u> زکوٰۃ وصدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو، پھر چچا اور خالہ کو، پھر اُن کی اولاد کو، پھر اپنے قرابتداروں (قریبی رشتے دار اور محلے میں رہنے والوں کو)۔ (عالمگیری)

<u>انتباہ</u> : دینی مدرسوں کے نام پر صدقہ، زکوٰۃ، چمڑا اور فطرہ وصول کر کے دولت کو اپنی ذاتی ملکیت بنانے والے بعض کفاف خور، ضمیر فروش مستنڈوں سے ہوشیار رہیں۔ یہ بہت ہی خطرناک مجرم و اژدھے ہیں جو دین کے نام پر قوم کی دولت سے اپنے بنگلے کھڑا کر رہے ہیں، موٹروں میں گھوم رہے ہیں۔ دینی تعلیم کے نام پر

معصوم بچوں کا مستقبل تباہ کررہے ہیں اور انھیں یرغمال بنا کر تصویریں پیش کر کے دولت سمیٹ رہے ہیں ۔جعلی عامل، بہروپیوں اور مکّار مولوی کے پُر فریب جال میں نہ پھنسیں ۔

صدقہ فطر : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے بیچ میں رُکا رہتا ہے جب تک صدقہ فطر ادا نہ کرے ۔ (قانون شریعت)

مسئلہ : صدقہ فطر واجب ہے ۔ عید کی نماز سے پہلے ادا کردینا سُنّت ہے ۔ عید کے دن صبح صادق شروع ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہوجاتا ہے لہذا جو شخص صبح صادق سے پہلے مرگیا یا فقیر ہوگیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوا ۔ عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کردے، ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا ۔

صدقہ فطر ہر مسلمان مالک نصاب پر واجب ہے اس میں عاقل بالغ اور مال پر سال گزرنا شرط نہیں (درمختار) مرد مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے صدقہ فطر واجب ہے ۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں، اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے ۔ (بہار شریعت)

مسئلہ : باپ نہ ہو تو دادا، باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ فطر دینا واجب ہے ۔ (قانون شریعت)

صدقہ فطر کی مقدار : صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے تقریباً سوا دو کیلو گیہوں ہے ۔ آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دے ۔

مسئلہ : کل مال (پورے مال) سے اللہ کی راہ میں بعض مال کو خرچ کرنا مراد ہے کیونکہ جو شخص تنگی اور فقر پر صبر نہ کر سکے اس کے لئے کل مال کو صدقہ کرنا جائز نہیں ہے

اور وہ جو مال نہ ہونے پر صبر کرسکتا ہو اُس کے لئے کل مال کا صدقہ کرنا جائز ہے جیسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا کل اثاثہ لاکر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا کیونکہ آپ کو ان کے صبر کا علم تھا اور ان کے دل میں جو ایمان اور توکل علی اللہ کی قوت تھی آپ اس پر مطلع تھے۔

حکایت : صاحبِ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں :

’حضرت شفیق بن ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ بھیس بدل کر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پوچھا' کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: بلخ سے۔ پوچھا' کیا تم شفیق کو جانتے ہو؟ کہا' ہاں۔ پوچھا: اُن کے اصحاب کا کیا طریقہ ہے؟ کہا: جب انہیں کچھ نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں اور مل جاتا تو شکر کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ ہمارے ہاں کتّوں کا طریقہ ہے۔ شفیق نے پوچھا: پھر کاملین کا کیا طریقہ ہونا چاہئے؟ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کاملین وہ ہیں جنہیں کچھ نہ ملے تو شکر ادا کرتے ہیں اور مل جائے تو دوسروں کو دے دیتے ہیں‘ (تفسیر کبیر) ☆☆☆

انسان کی حیثیت اور فرائض :

ہر انسان کو ہر وقت اپنی صحیح پوزیشن کی معرفت ہونی چاہیئے کہ وہ کس حیثیت میں ہے اور اُس کے فرائض کیا ہیں۔ اگر وہ اپنے کو نہیں سمجھ سکتا تو ہوسکتا ہے کہ جو اُس پر فرائض ہیں اُس کی ادائیگی میں کوتاہی ہو۔ اس شہر کے رہنے والے کو شرعی زبان میں مقیم کہیں گے اور باہر سے آنے والے کو مسافر کہیں گے۔ مسافر اپنے کو مسافر ہی سمجھنا چاہیئے اور مقیم اپنے کو مقیم سمجھنا چاہیئے۔ اگر مقیم نے اپنے کو مسافر سمجھ لیا ہے تو

سب سے بڑی غلطی اُس سے یہ ہوگی کہ جو چار رکعتیں والی نمازیں ہیں وہ اُسے قصر کے طور پر دو پڑھنی پڑیں گی اس لئے کہ وہ اپنے کو مسافر سمجھتا ہے۔ اور اگر مسافر اپنے کو مقیم سمجھ لے تو اُس سے غلطی یہ ہوگی کہ اُسے جو دو رکعت (قصر) پڑھنا ہے وہ چار رکعت پڑھے گا۔ آپ کہیں گے وہ تو زیادہ پڑھے گا، مگر یہ پڑھنا بھی عجیب ہے کہ چار پڑھ کر بھی وہ بے نمازی رہے گا' اس لئے کہ اُس پر دو ہی فرض ہے۔ لہذا مسافر اپنے کو مسافر ہی سمجھنا چاہیئے اور مقیم اپنے کو مقیم ہی سمجھنا چاہیئے ۔ اپنی حیثیت نہ سمجھنے کا اثر جو ہے وہ مسائل اور احکامات میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

عالمِ ارواح سے عالمِ آخرت کا سفر :

آپ یہاں نظر آ رہے ہیں تو کیا یہیں ہمیشہ سے تھے یا کہیں اور سے آئے ہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم یہاں کہیں اور سے آئے تھے اور کہیں جانا ہے۔ یہ ہماری بیچ کی منزل ہے ہمارا مقصود نہیں ہے۔ ہم راستے سے گزر رہے ہیں کہیں سے آئے تھے۔ ہم عالم ارواح سے آئے تھے ...... عالم ارواح سے ہمارا سفر شروع ہوا تھا۔ جب تک رب نے چاہا عالم ارواح میں رہے' وہاں سے ہمیں شکم مادر (ماں کے پیٹ) میں پہنچا دیا گیا تو جب تک رب نے چاہا ماں کے پیٹ میں رہے' پھر جب وہاں سے باہر (اس دُنیا میں) نکلنے کہہ دیا گیا۔ جب تک رب چاہے گا اس دُنیا میں رہیں گے جب یہاں سے باہر کر دیا جائے گا تو ہم عالم برزخ (قبر) میں رہیں گے۔ جب تک رب چاہے گا ہم عالم برزخ میں رہیں گے۔ جب عالم برزخ سے نکال دیا جائے گا تو جب تک رب چاہے گا ہم عالم آخرت میں رہیں گے اور پھر اُس کے بعد پتہ چلے گا کہ کس کی منزل کدھر ہے۔

ہم سب ابھی سفر کر رہے ہیں، ہم سب مسافر ہیں۔ جس دُنیا میں ہم رہے اُس دُنیا کے لوازمات الگ الگ تھیں، ضرورتیں الگ الگ تھیں۔ جب تک عالم ارواح میں تھے نہ پانی کی ضرورت، نہ کھانے کی ضرورت، نہ دانے کی ضرورت، نہ ہوا کی ضرورت، نہ غذا کی ضرورت، اُس کے بغیر بھی ہم زندہ تھے۔ ہماری رُوح وہاں پر تھی ہماری رُوح اُس وقت زندہ تھی، کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی مگر جب مادرِ شکم (ماں کے پیٹ) میں تھے تو وہاں ہوا کی ضرورت نہیں ہے مگر غذا کی ضرورت ہے لیکن جب ماں کے پیٹ سے باہر نکل کر اس دُنیا میں آئے تو ہوا کی بھی ضرورت۔ عالم کے بدلنے سے اُس کے لوازمات تو بدل رہے ہیں مگر مسافر وہی ہے۔ جگہ کی ضرورتیں الگ الگ، تقاضے الگ۔

ہر عالَم کی الگ الگ غذا :

غذاؤں میں بھی کتنا بڑا فرق ہے۔ جس وقت آپ مادرِ شکم میں تھے تو آپ کی غذا خون تھی۔ خون کو نجس کہا جاتا ہے۔ اپنے محل کو چھوڑ دے تو وہ نجاست کے حکم میں آ جائے۔ بطنِ مادر میں ایک غلیظ چیز (خون) آپ کی غذا تھی۔ اُس دُنیا کو چھوڑتے ہی یعنی ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی وہی چیز (خون) آپ پر حرام۔ جس سے آپ نو مہینے تک غذا حاصل کر رہے تھے اس دُنیا میں آئے تو وہی چیز حرام۔ اب یہاں دودھ ملا۔ یہ دودھ اُسی خون سے بنا مگر خون کی حقیقت ختم ہو چکی۔ اب دودھ ایک نئی شکل میں تمہیں مل رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل تو دیکھو شکم مادر میں اُس نے ناف کے ذریعہ غذا دی تھی لیکن جیسے ہی آپ ماں کے پیٹ سے باہر آئے اب منہ کے ذریعہ غذا مل رہی ہے حالانکہ شکم مادر میں بھی غذا منہ کے ذریعہ دی جا سکتی تھی۔ رب تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق ہے وہ چاہتا تو منہ کے ذریعہ بھی غذا دے دیتا مگر

آپ سوچیں ایسا نہیں کیا۔ بات یہ ہے کہ شکم مادر میں جو غذا پہنچائی جا رہی تھی وہ نجس ہے۔ رب تبارک وتعالٰی نے تمہارے منہ اور تمہاری زبان کو وہاں بھی نجاست سے بچایا جب تم بچانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے وہاں خدا نے تمہیں بچایا اور جب اُس خون کو اُس نے دودھ کی شکل میں بنایا تو پھر منہ سے وہی غذا ملنے لگی۔ آخر یہ منہ کو بچایا کیوں؟ اس منہ کو اس لئے بچایا کہ اس منہ کو حمد الٰہی کے لئے بنایا گیا ہے' نعت مصطفیٰ ﷺ کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس منہ کو اولیاء کرام کی منقبت کے لئے بنایا گیا ہے' اس منہ کو تلاوت قرآن کے لئے بنایا گیا ہے۔ ایسے منہ پر وہ غذا نہیں گزرنی چاہیئے جس کو نجاست کہا جائے۔ خیال کریں کہ جب ہم بے اختیار تھے تو خدا نے ہماری زبان کو پاک وصاف رکھا اور اب اختیار پا کر ہم خود ہی اپنی زبان کو نجس کر دیں؟ اب اگر ہم جھوٹ بول کر' غیبت کر کے' شراب پی کر کے' جوا کھیل کر کے' حرام کمائی سے اپنی زبان کو خراب کر رہے ہوں تو یہ ہمارے اختیار کی بات ہے خدا تو کچھ اور ہی چاہتا ہے۔ **اللھم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

بہرحال اس دُنیا کی غذا جس کو آپ دودھ کہتے ہیں یہ بھی خون سے بنتی ہے حقیقت بدل گئی۔ جب آپ اس دُنیا سے چلے جائیں گے تو یہ مت سمجھنا کہ وہاں غذا کی ضرورت نہیں ہے۔ عالم آخرت میں بھی آپ کو غذا چاہیئے لیکن اُس غذا کی نوعیت الگ ہے۔ یہاں تو روٹی بوٹی کا معاملہ تھا' یہاں تو ہوا اور پانی کا معاملہ تھا مگر وہاں کی غذا نیکیاں اور اجر وثواب ہے۔ اب دیکھیں کہ نیکی بنتی کس سے ہے؟ کیا نیکی اسی روٹی بوٹی سے بنتی ہے؟ کیا نیکی تمہارے ان سونے چاندی کے سکوں سے بنتی ہے۔ کیا نیکی تمہاری دولت' روپیوں پیسوں سے بنتی ہے۔ اگر تم چاہو تو اس روٹی بوٹی'

روپیوں پیسوں اورسونے چاندی کے سکوں کو نیکی بنا سکتے ہو۔ حقیقت بدل جاتی ہے تم اسے آخرت کی غذا بنا سکتے ہو' یہ تمہارے اختیار کی بات ہے یہاں سے تمہارے سکے نہیں جائیں گے' یہاں سے تمہاری روٹی بوٹی نہیں جائیگی' یہاں سے تمہارے روپیے پیسے نہیں جائیں گے بلکہ کسی کے نام اگرتم نے روٹی بوٹی کھلا دی تو اُس کا اجر جائے گا' اُس کا ثواب جائے گا۔ راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرنے پر تمہارا یہ مال نیکی میں تبدیل ہوکر عالمِ آخرت میں منتقل ہوجائے گا۔ غرباء' فقراء اور مساکین پر خرچ ہونے والی دولت کا اجر وثواب عالمِ آخرت میں جائے گا۔ مال واسباب' سونے وچاندی کی حقیقت بدل جاتی ہے۔ دُنیا کی دولت کو آخرت میں نیکیوں کی صورت میں منتقل کیا جاسکتا ہے۔ یہی ایصالِ ثواب کی حقیقت ہے۔ نماز' روزہ' زکوٰۃ' صدقہ' حج' تلاوتِ قرآن' ذکر' زیارتِ قبور' خیر خیرات' ......غرض ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل' فرض ونفل کا ثواب مُردوں اور زندوں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ اُن سب کو پہنچے گا اور اُس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے۔ ایصال ثواب شرعا جائز ہے اس کا انکار قرآن وحدیث اور اجماع اُمت کی مخالفت ہے ہر شخص جانتا ہے کہ کھانا کھلانا یا قرآن پڑھنا اور پڑھوانا عملِ خیر ہے اور عملِ خیر کے لئے حکم منصوص ہے قرآن حکیم میں ارشاد ہے ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ یعنی عملِ خیر اور نیکی کروتا کہ فلاح پاؤ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میں اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ کونسا صدقہ افضل رہے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانی۔ چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ ام سعد کا ہے۔

طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص صدقہ کرے تو اُس کا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے کیوں کہ اس طرح اُس کے ثواب میں کچھ کم نہ ہوگا۔

کرنسی کا تبادلہ (فارن ایکسچینج) :

یہاں پر بہت سے حاجی صاحبان ہوں گے۔ اب کتنے ہیں جو روانہ ہو چکے اور کتنے ہیں جو جانے کا ارادہ کر رہے ہیں اور کتنے ہیں جو پہلے ہی حج کر چکے ہیں۔ ان سے یہ پوچھئے گا کہ جب آپ سعودی عرب جا رہے تھے تو کیا یہیں کا روپیہ کام آیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ ہم نے تو یہاں کے روپئے کو ریال میں بدلوالیا تھا۔ روپیہ یہاں کا تھا، بینک کے ذریعہ ہم نے اُس کو ریال میں بدلوالیا۔ اگر یہاں کا روپیہ ہم لے کر جاتے تو ایک گلاس پانی بھی نہیں ملتا، یہاں کا سکہ وہاں نہیں چلتا، ہمیں تو وہاں کے سکہ کی ضرورت ہے۔ بات سیدھی سی ہے کہ اگر انگلینڈ جانا ہے تو اپنے سکہ کو پونڈ میں بدلوالو۔ امریکہ جانا ہے تو اپنے سکوں کو ڈالر میں بدلوالو۔ جس ملک کو جانا ہے اور جہاں جو سکہ چلتا ہے اُس کو یہاں سے بدلوالو۔ اگر تم نے کرنسی کو نہیں بدلوایا تو یہاں کے تم لکھ پتی اور وہاں کے بھکاری۔ جب جانا ہی ہے تو کرنسی بدلوالو۔

اگر کوئی عازم حج یا زائر مجھ سے پوچھے کہ سعودی عرب جاتے وقت کتنے ریال ساتھ لے جانا چاہئے۔ اُس وقت میں یہ پوچھوں گا کہ وہاں کتنے دن رہنا ہے۔ اگر اُس نے کہا تین مہینے رہنا ہے تو میں کہوں گا کہ تین ہزار ریال کافی ہے۔ وہ کہے کہ دو مہینے رہنا ہے تو میں کہوں گا دو ہزار ریال کافی ہیں۔ اگر وہ کہے مجھے تو ایک ہی ہفتہ رہنا ہے تو کہوں گا کہ ہزار ریال کافی ہیں۔ جیسے جیسے بتاؤ گے کہ تمہیں کتنے دن رہنا ہے میں اُسی حساب سے بتادوں گا کہ اتنا بدلوانا کافی ہے تو تمہیں کوئی تکلیف

نہیں ہوگی۔ تو اے آخرت کی دُنیا میں جانے والو ! تمہیں وہاں کتنا رہنا ہے؟ اگر آپ کہو گے اب وہاں سے نکلنا ہی نہیں ہے تو اب یہاں کچھ چھوڑ نا بھی نہیں ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

جب واپس آنا ہوتا ہے تب چھوڑ کے جاتے ہیں اور جب واپس آنا ہی نہیں تو چھوڑ جانے کا مطلب کیا' کس کے لئے چھوڑ نا ہے' چھوڑنے کا سوال ہی کیا ہے۔

عالمِ آخرت کی کرنسی 'نیکیاں' :

عالم آخرت میں جب تم جاؤ گے تو یہاں کی کرنسی کو عالم آخرت کی کرنسی سے بدلوالو۔ عالم آخرت میں جو کرنسی چلے گی وہی کرنسی ساتھ لے جاؤ۔ تمہارے یہاں کے سکے نہیں چلیں گے' نہ روپیہ چلے گا نہ ڈالر چلے گا' نہ پاونڈ چلے گا نہ شیلنگ چلے گا' نہ دینار چلے گا نہ درہم چلے گا...... بلکہ وہاں اگر چلیں گی تو نیکیاں چلیں گی۔ وہاں بازار میں صرف (نیکیاں) یہی ایک سکہ چلے گا۔ اب اپنی دُنیا کی اس دولت کو عالمِ آخرت کی اُس دولت یعنی نیکیوں سے بدلوالو۔

آخرت کا بینک : دُنیا کی کرنسی' دُنیا کے بینکوں میں تبدیل ہوتی ہے اور بینکوں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ دُنیا میں بہت سارے بینک ہیں جہاں ہم اپنی کرنسی بدلوا لیتے ہیں' روپیہ کو ریال' ڈالر' پاونڈ' دینار' درہم میں تبدیل کرواتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری اسی دُنیا میں ہماری سہولت کے لئے قدم قدم پر آخرت کے بینکس اور فارن ایکسچینج کے مراکز قائم کردیئے ہیں کہ یہاں دیں اور وہاں ملے۔ یہاں دینے والو ! تم کسی پر احسان نہیں کرتے ہو۔ تم بڑے فائدے میں ہو جو اپنے مال کی حفاظت کررہے ہو' اپنے مال کو بچارہے ہو۔ جو تم

خرچ کر دو گے جو تمہارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا۔ جو تم خدا کے حوالے کرو گے وہی باقی رہے گا۔ آپ خیال کریں کہ ایسا کوئی بینک تو مل جاتا' یہاں دیتے اور وہاں لیتے۔ اُسی آخرت کے ایک بینک کا نام ہے دینی جامعہ' دینی مدرسہ' فلاحی ادارہ' قرابتداروں کی امداد' غریب کی شادی' بیمار کا علاج' مسافر کی مدد' بھوکے کو روٹی' ننگے کو لباس' تنگدست کی مدد' یتیم کی کفالت اور خبر گیری' خاندان اور محلے کے مستحقین کی مدد۔ غریبوں' مفلسوں' یتیموں' بیواؤں' پڑوسیوں کی مالی مدد اور حُسن سلوک ....

ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے

خدائے برتر و بالا ہمیں پتہ کیا ہے
ترے حبیب مکرم کا مرتبہ کیا ہے

جبینِ حضرت جبریل پر کف پا ہے
ہے ابتداء کا یہ عالم تو انتہا کیا ہے

خدا کی شانِ جلال و جمال کے مظہر
ہر ایک سمت ہے تو ہی تیرے سوا کیا ہے

کوئی بلال سے پوچھے خُبیب سے سمجھے
سزائے اُلفت سرکار کا مزا کیا ہے

بشر کے بھیس میں لا کالبشر کی شان رہی
یہ معجزہ جو نہیں ہے تو معجزہ کیا ہے

غمِ فراقِ نبی میں جو آنکھ سے نکلے
خدا ہی جانے ان اشکوں کا مرتبہ کیا ہے

فقط تمہاری شفاعت کا آسرا ہے حضور
'ہمارے پاس گناہوں کے ماسوا کیا ہے'

کھڑا اختر عاصی درِ مقدس پر
حضور آپ کی رحمت کا فیصلہ کیا ہے

(تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی)

☆☆☆﴾

تعلیمِ رحمت :

ہمارے رسول سارے جہاں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے اور تمام عالم کو اپنی رحمت کی دولتوں سے مالا مال فرما دیا اور اپنی انمول تعلیم و رحمت کے ساتھ ساتھ رحمتِ عامہ کے بے شمار عملی نمونے بھی دُنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ تم اس بات کو کبھی نہ بھولو کہ تم رحمۃ للعالمین کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو‘ لہذا تم پر لازم ہے کہ تم اپنے رسول کے دامنِ رحمت کی لاج رکھو اور ہر دم ہر قدم پر خدا کی مخلوق کے لئے اپنے دلوں میں رحم و کرم کا جذبہ رکھو۔ اور خود بھی اپنے عمل سے دُنیا کو بتادو کہ ہم رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں اور دُنیا والوں کے سامنے رحم و کرم کے ایسے ایسے نمونے پیش کرو کہ تمہارے دُشمنوں کے سینوں میں پتھروں سے زیادہ سخت دل بھی تمہاری رحمتوں کو دیکھ کر موم سے زیادہ نرم بن جائیں۔

کبھی تم نے سوچا کہ تمہارے رسول تو غریبوں‘ مفلسوں‘ یتیموں‘ بیواؤں‘ پڑوسیوں‘ یہاں تک کہ چرندوں اور پرندوں پر بھی سراپا رحمت ہیں مگر آج تمہارا عمل وکردار کیا ہے؟ جب تم اپنے دسترخوانوں پر عمدہ عمدہ اور نفیس ولذیذ غذائیں کھانے کے لئے بیٹھتے ہو تو کیا تمھیں اُمّتِ رسول کے اُن بھوکے غریبوں‘ یتیموں اور بیواؤں کی یاد آتی ہے جنھیں کئی کئی دنوں سے خشک روٹی کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ملا ہے؟

جب تم سردیوں میں اپنے نرم نرم گدّوں اور گرم گرم لحافوں میں سُکھ اور چین کی نیند سوتے ہو تو کیا تمھیں اس وقت اپنی ملّت کی وہ غریب بیوائیں بھی یاد آتی ہیں؟ جو اپنے جھونپڑیوں میں پھٹی پُرانی چادر میں لپٹ کر پاؤں سکوڑے ساری رات جاگ کر بسر کردیتی ہیں۔

جب تم عید کے دن اپنے بچّوں کو نہلا دُھلا کر اچھے اچھے کپڑے پہنا کر اُن کی انگلی پکڑے ہوئے خوش خوش عید گاہ کو جاتے ہو' تو کیا تمہیں اُمّتِ رسول کے وہ یتیم بھی یاد آتے ہیں جن کے ماں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ چکا ہے اور وہ اپنے میلے کچیلے کپڑوں میں حسرت سے سب کا مُنھ تک رہا ہے اور دل ہی دل میں کُڑھ رہا ہے کہ کاش آج میرا بھی باپ زندہ ہوتا تو وہ بھی آج مجھے اسی طرح انگلی پکڑے عید گاہ لے جاتا۔ ہم میں کون ہے جو یتیم کی خبر گیری کرے !

جس کا بھری دُنیا میں کوئی بھی نہیں والی
اُس کو بھی میرے آقا سینے سے لگاتے ہیں

ہم نے اپنے رسول رحمۃ للعالمین کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ دیا اُن کے مقدس راستے سے دُور ہو گئے۔ ہمارے دِلوں سے ایمان رحمت واسلامی اخوت فنا ہو گئی۔ آج نہ ہمیں غریبوں کی پروا ہے نہ بیواؤں اور یتیموں کا خیال ہے۔ نہ بھوکے پڑوسیوں کا غم ہے۔ پھر ہم بھلا کس مُنھ سے یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم رحمۃ للعالمین کے فرمانبردار اُمتی ہیں۔

اپنے دِلوں کی دُنیا میں ایمانی انقلاب پیدا کرو اور رحمۃ للعالمین کی سچی اطاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین اور حیات کا شعار بناؤ۔ اور رحم وکرم' الفت ومحبت' مہربانی واخوت کے چراغوں سے اندھیری دُنیا کو روشن کرو اور ساری دُنیا کو رحمۃ للعالمین کا یہ پیغام سُنا دو :

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر
خُدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

صدقہ جاریہ اور اولاد وغیرہ کی طرف سے استغفار کا نفع :

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً مرنے کے بعد جو چیزیں مومن کو اُس کی نیکیوں سے پہنچتی ہیں اُن میں سے ایک علم ہے جس کو اُس نے پھیلایا ہو یا نیک اولاد چھوڑی ہو یا کوئی قرآن شریف ورثہ میں چھوڑ گیا ہو یا مسجد تعمیر کرا گیا ہو یا مسافر خانہ بنا گیا ہو یا نہر جاری کر گیا ہو یا اپنی زندگی وتندرستی کی حالت میں اپنے مال سے ایسا صدقہ کر گیا ہو جس کا ثواب مرنے کے بعد پہنچتا ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنّت میں بلند فرما دے گا۔ وہ کہے گا کہ اے اللہ یہ درجہ مجھے کیسے ملا؟ اللہ جل شانہٗ ارشاد فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا جس کی وجہ سے یہ مرتبہ تجھ کو ملا۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے روز بعض آدمیوں کے ساتھ پہاڑوں کی برابر نیکیاں ہوں گے وہ یہ دیکھ کر عرض کرے گا کہ یہ مجھے کہاں سے ملیں؟ ارشاد ہوگا' تیری اولاد کے استغفار کرنے کی بدولت تجھے یہ عنایت کی گئی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت اپنی قبر میں ایسا ہی (محتاج) ہوتا ہے جیسے کوئی ڈوبتا ہوا (پھر فرمایا کہ) وہ دُعا کا منتظر رہتا ہے جو اُس کے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی جانب سے اُسے پہنچ جائے۔ جب اُسے اُن میں سے کسی کی دُعا پہنچتی ہے تو ساری دُنیا اور جو کچھ دُنیا میں ہے اس سب سے زیادہ اُس کو وہ دُعا محبوب ہوتی ہے اور بیشک زمین والوں کی دُعا سے اللہ تعالیٰ قبر والوں پر پہاڑوں کے برابر ثواب داخل فرماتا ہے اور بیشک زندوں کا ہدیہ مُردوں کے لئے اُن کے واسطے استغفار کرنا ہے۔ ☆☆☆

بے حساب اُجر وثواب :

آپ اپنی دولت کو اللہ تعالٰی کی راہ میں جو خرچ کر رہے ہیں وہ آپ اُن مستحقین کو نہیں دے رہے ہیں بلکہ آخرت کے بینک میں جمع کر رہے ہیں اور آخرت کا بینک اتنا زیادہ دیتا ہے کہ نہ آج تک امریکہ دے سکا نہ روس دے سکا' نہ انگلینڈ دے سکا نہ جاپان دے سکا' نہ جرمنی دے سکا اور نہ کسی ملک کا کوئی بینک دے سکا۔ ایک کا دس تو کوئی بینک دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔ ایک روپیہ لے اور دس روپیہ دے' آج تک کوئی بینک پیدا ہی نہیں ہوا ہے۔ صرف آخرت کا بینک ہے کہ ایک دو تو دس لو ......اسی پر اکتفا نہیں۔ اللہ تعالٰی کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ **اللھم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

دینی جامعات ومدارس ہماری ضرورت :

سوال اس بات کا نہیں ہے کہ دینی جامعات ومدارس کو آپ کی ضرورت ہے یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ آپ کو دینی جامعات اور مدارس کی ضرورت ہے یا نہیں۔ یقیناً دینی جامعات ومدارس ہر مسلمان کی ضرورت ہیں۔ دینی جامعات ومدارس کو کسی اینٹ اور پتھر کی عمارت نہ سمجھنا چاہیے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت کے عظیم الشان قلعے سمجھ کر آگے بڑھنا چاہیے۔ قلعہ کا گرنا صرف اینٹوں اور پتھروں کا گر جانا نہیں ہے بلکہ اقتدار کا گر جانا ہے' ناموس کا گر جانا ہے' وقار کا گر جانا ہے۔ جسکا قلعہ ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کی حکومت ٹوٹ جاتی ہے اُس کا دبدبہ ٹوٹ جاتا ہے اُس کی حکمرانی ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ اینٹوں کے بنے ہوئے مدرسے نہیں ہیں بلکہ دینی تعلیم کے مضبوط قلعے ہیں۔

دینی جامعات اور مدارس کو آپ کی امداد کی جتنی ضرورت ہے اُس سے کہیں زیادہ آپ کو اپنے ایمان وعمل کی حفاظت کے لئے دینی تعلیم کی ضرورت ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ ضروری ایمان وعمل ہی تو ہے۔ ایمان میں عقیدۂ توحید کا ماننا اور دوسرے جو فرائض ہیں اُن سب کا ماننا ضروری ہے۔ ایمان اور اسلامی عقائد کو ماننے سے پہلے انھیں جاننا ضروری ہے۔ جب تک تم جانو گے نہیں مانو گے کیسے؟ نماز پڑھنا ضروری ہے ہر مسلمان پر فرض ہے مگر نماز پڑھنے نہیں آتی تو پڑھو گے کیسے؟ روزہ رکھنا فرض ہے مگر مسائل معلوم نہیں تو رکھو گے کیسے؟ زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے اور اگر حج کے مسائل معلوم نہیں تو کرو گے کیسے؟ معلوم ہوا کہ کسی چیز پر ایمان ممکن ہی نہیں جب تک کہ اُس کا علم نہ ہوگا۔ اس ضابطہ سے علم مقدم ہے ایمان سے۔ جب علم، ایمان سے مقدم ہے تو علم نہیں تو ایمان صحیح نہیں۔ اگر علم نہیں تو جیسا ایمان ہونا چاہیئے وہ ایمان نہیں۔ علم کے لئے ذریعہ علم (وسیلۂ علم) چاہیئے۔ علم ملے گا کہاں اگر ذریعہ ہی نہیں۔ علم کے لئے ذریعہ علم چاہیئے۔ اسی ذریعہ علم (وسیلۂ علم) کا نام ہے دینی جامعات اور دینی تعلیمی مدارس ومراکز۔

دینی تعلیم ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ جب تک تم سیکھو گے نہیں اُس وقت تک علم نہیں آئے گا۔ تم کیا سمجھو گے کہ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کیسے کرنی ہے۔ کتنے نمازی ہیں جو نماز پڑھنے میں کوتاہی نہیں کرتے مگر مسائل کی غفلت کی وجہ سے وہ نماز پڑھ کے بھی بے نمازی ہیں۔ کتنے ہیں جو وضو اور طہارت کے مسائل نہیں جانتے وہ وضو کر کے بھی بے وضو رہتے ہیں۔ وہ نجاست سے طہارت چاہتے ہوئے بھی نجس رہتے ہیں۔ یہ سب سیکھنے سکھانے والی چیزیں ضروری ہیں۔ ایمان ضروری ہے، عمل ضروری ہے تو ایمان اور عمل کا جہاں درس ملتا ہے، فرائض کی جہاں تعلیم ہوتی ہے

شرعی محرمات کی جہاں تدریس ہوتی ہے اُس کی بھی ہمیں سخت ضرورت ہے۔ کھانے پینے سے زیادہ ضروری ہے۔ ہواؤں سے بھی زیادہ وہ ضروری ہے۔ اس لئے ہمارے کھانے پینے کا تعلق ہماری چندروزہ زندگی سے ہے اور ایمان وعمل کا تعلق ہماری ہمیشہ کی زندگی سے ہے تو وہ سب سے زیادہ ضروری ہے۔

تعمیر زمین پر اور مکان جنّت میں :

اللہ تعالیٰ کے اکرامات وانعامات کے جلوے بھی آپ دیکھیں، ایک چھوٹی سی مثال عرض کروں۔ میں یہاں ایک مکان بناؤں، یہاں ایک اینٹ رکھ دوں تو مکان کہاں بنے گا؟ جہاں اینٹ رکھی جائے گی وہیں تو مکان بنے گا۔ یہاں کوئی ایسا انجینئر نہیں ہے یا کوئی ایسا مکان بنانے والا نہیں ہے جو اینٹ رکھے احمد آباد میں اور مکان بنے کچھوچھا شریف میں۔ ایسا کوئی طریقہ نہیں کہ ہم اینٹ یہاں رکھیں اور مکان ممبئ میں بنے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھو کہ خدا کی راہ میں خوشنودیٔ الٰہی کے لئے اور خالصتاً لوجہ اللہ جو اینٹ ہم یہاں رکھو گے مکان جنّت میں بن رہا ہے۔ اینٹ یہاں رکھی جارہی ہے اور مکان جنّت میں تعمیر ہو رہا ہے۔ اچھا لطف کی بات بتاؤں کہ اینٹ رکھنے والا تو اپنی حیثیت کے مطابق تو رکھے گا۔ کسی نے ایک رکھ دیا، کسی نے دو رکھ دیا۔ بتاؤ کہ کہیں ایک اینٹ سے کوئی عمارت بنی ہے، دو اینٹ سے کوئی محل تیار ہوا......مگر رب تعالیٰ کی نوازش دیکھو یہاں اخلاص سے ایک اینٹ رکھو تو وہاں ایک اینٹ نہیں ملے گی پورا مکان ملے گا۔ یہ نہیں کہ وہاں اینٹ مل جائے۔ خاص بات یہ بھی ہے کہ اگر یہاں مٹی کی اینٹ رکھتے ہیں تو وہ سونے کی اینٹ نہیں بنے گی۔ پتھر رکھ دیں گے تو وہ چاندی نہیں بنے گا جو رکھتے ہیں وہی رہے گا......مگر قدرت کا انتظام دیکھو کہ اگر تم یہاں مٹی کی اینٹ رکھتے ہو جنّت میں وہ سونے کی اینٹ بن رہی ہے۔

اگر مٹی کو سونا بنانا ہو تو خدا کی راہ میں خرچ کر دو، مٹی سونا بن جاتی ہے۔ یہاں کی مٹی جنّت کا سونا بن جاتی ہے۔

مسافر کا سامان :

آپ خیال کریں کہ ہم بندے ہیں تو وہ بندہ نواز ہے۔ ہم عبد ہیں تو وہ رب ہے۔ ہم اپنی طاقت سے کام کریں وہ اپنے فضل سے کرم فرمائے گا۔ اُس کا فضل بہت ہی عظیم ہے۔ بات سمجھو اور اچھی طرح سمجھو کہ اس دُنیا میں تھوڑا رہنا ہے اور یہ کسی کو نہیں معلوم کہ کتنا رہنا ہے۔ مسافر کو مسافر کی طرح رہنا چاہیئے۔ حجاج کرام سے پوچھو کہ جب آپ حج کرنے کے لئے چلے تو کیا پورا گھر اُٹھا لے گئے تھے؟ کیا کیا لے گئے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ایک سوٹ کیس جس میں دو تین کپڑوں کے جوڑے اور مختصر ضروری سامان لے گئے تھے۔ اگر اُن سے یہ کہیں کہ آپ پورا گھر Diamond Set بھی لے جاتے Dinner Set بھی لے جاتے Sofa Set بھی لے جاتے تو وہ کہیں گے کہ ہم مسافر جو ہیں۔ وہ مسافر کی طرح چلتا ہے جو جہاں مسافر ہوتا ہے وہ اپنی مسافرت کی منزل کو نہیں سجاتا بلکہ اپنے مکان کو سجاتا ہے۔

بیرونی ممالک میں ملازمت کرنے والے اپنے اپنے ممالک کو پیسہ بھیجتے ہیں۔ نوکری کرنے والے احمد آباد میں ملازمت کرتے ہیں اور پیسہ الہ آباد بھیجتے ہیں۔ ملازمت احمد آباد میں کرتے ہیں اور پیسہ جا رہا ہے الہ آباد۔ کماتا یہاں سے، پیسہ وہاں کیوں جا رہا ہے تو کہا گھر وہ ہے، یہ مسافرت کی جگہ ہے، یہاں کرایہ کا مکان چلے گا۔ سجانا ہے تو اُسے سجاؤ جہاں پلٹ کر جانا ہے۔

دوستو ! سجانا ہے تو اُسے سجاؤ جہاں تم جاؤ تو نکالے نہ جاؤ۔ ایسے گھر کو سجاؤ جس میں جاؤ تو نکالے نہ جاؤ۔ وہ صرف آخرت کا گھر ہے۔

رب تبارک وتعالیٰ اپنی راہ میں کارِ خیر کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ یہ بھی عجیب بات ہے دولت اُسی کی دی ہوئی ہے ہم بھی اُسی کے، ہمارے وجود بھی اُسی کا، زندگی بھی اُسی کی اور دولت بھی اُس کی۔ سب کچھ دے کر کے پھر توفیق بھی وہی دیتا ہے۔ اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی وہی دیتا ہے۔

خرچ کرنے کے بعد بھی اُسی نے تو سب کچھ کیا۔ ہم نے کیا کیا؟ نہ دولت ہماری اور نہ ارادہ ہمارا، نہ توفیق ہماری، نہ زندگی ہماری۔ اُسی کی چیز تھی، اُسی نے اپنی طرف لے لیا اور اُس کا کرم یہ ہے کہ اسی کو وہ ہمارا عمل کہہ رہا ہے۔

☆☆☆

بلاؤں، آفتوں اور مصیبیوں سے نجات کے لئے صدقات :

حضور سید عالم نبی مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں :

۔ سخاوت جنّت میں ایک درخت ہے جو سخی ہوا اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑ لی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی حتیٰ کہ اُسے جنّت میں داخل کر دے گی اور بخل آگ میں درخت ہے جو بخیل ہوا اُس نے اُس کی شاخ پکڑ لی وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتیٰ کہ آگ میں داخل کرے گی۔ (شعب الایمان)

شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے ادا کرے، اور طریقت میں ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نوافل صدقے بھی دے۔ حقیقت ومعرفت والوں کے ہاں اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔

۔ صدقہ میں جلدی کرو کہ بلاء اس سے آگے نہیں بڑھتی۔ (مشکوٰۃ)

جب کسی قسم کی جانی یا مالی بلا آئے تو بہت جلد صدقے دینا شروع کردو، باقی تمام تدبیریں علاج وغیرہ بعد میں کروتا کہ ان صدقات کی برکت سے اگلی تدبیریں بھی کامیاب ہوں۔ بعض لوگ آفت آتے ہی میلاد شریف، گیارہویں شریف، ختم خواجگان، ختم غوثیہ، ختم بخاری، ختم آیت کریمہ کراتے ہیں۔ اُن کا ماخذ (اصل) یہ حدیث ہے کہ ان کاموں میں اللہ کا ذکر، اس کے حبیب ﷺ کی نعت شریف وغیرہ بھی ہے اور صدقہ بھی۔ ذکر اللہ بھی دافع بلا ہے اور صدقہ بھی دافع بلا ہے۔ بعض لوگ بیماریوں میں فدیہ کے طور پر بیمار کا جانور پر ہاتھ لگوا کر اُسے ذبح کر کے خیرات کر دیتے ہیں۔ ہر حال میں ہمیشہ صدقہ کرتے رہو کیونکہ ہر وقت ہی آفت آنے کا خطرہ ہے تم آفت سے پہلے صدقہ دے دو۔ صدقہ انسان اور آفات کے درمیان مضبوط حجاب ہے۔ اگر کبھی صدقہ سے آفت نہ جائے تو یہ رب تعالیٰ کی آزمائش ہے اس پر صبر کرے۔ (مرأۃ المناجیح)

۔ دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ کجی کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔ (ابویعلیٰ، بزار)

یعنی معمولی سے معمولی چیز بھی اللہ کی راہ میں دے۔عرب میں کھجور معمولی چیز ہے پھر سوکھا کھجور تو بہت ہی معمولی۔

۔ بیشک مسلمان کا صدقہ (اور صلہ رحم) عمر کو بڑھاتا، گناہ کو بجھاتا ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور مکروہ اندیشہ کو دور کرتا ہے (طبرانی)

۔ بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب سے ستر (۷۰) دروازے بُری موت کے دَفع فرماتا ہے۔ (طبرانی)

۔ صدقہ ستر بلا کو رُوکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں۔

- صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی ۔(طبرانی)
- صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں ۔ (دیلمی)
- صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے ۔ (ابن عساکر)
- صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ۔ (ترمذی)
- ایسا کوئی مسلمان نہیں جو کوئی باغ لگائے یا کھیت بوئے پھر اُس سے آدمی یا چڑیاں یا جانور کچھ کھالیں مگر اُس کے لئے صدقہ ہوتا ہے ۔ (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جو اس سے چوری ہو جائے وہ بھی صدقہ ہے ۔ [عرب میں دستور تھا کہ باغ والے مسافروں کو دو ایک پھل توڑ لینے سے منع نہ کرتے تھے، مسافر بھی اس دستور سے واقف تھے، وہ بھی چوری کی نیّت سے نہیں بلکہ عرفی اجازت کی بناء پر دو چار دانے منہ میں ڈال لیتے تھے، نیز کبھی جانور کھیت پر سے گزرتے ہوئے سبزے میں ایک آدھ منہ مار دیتے ہیں ۔ حضور ﷺ نے ان سب کو مالک کے لئے صدقہ قرار دیا ۔]

- جب شوربہ پکاؤ تو اس کا پانی زیادہ کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو ۔
- اُس زانیہ عورت کی مغفرت ہوگئی جو ایک کتّے پر گذری کہ ایک کنوئیں کے کنارے ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اُسے قتل کر دیتی ۔ اُس نے اپنا موزہ اُتارا، اُسے اپنے دوپٹے سے باندھا اسطرح پانی نکالا ۔ اس وجہ سے بخش دی گئی ۔ (مسلم و بخاری)

[اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ۔ ایک یہ کہ گناہ کبیرہ بغیر توبہ معاف ہو سکتے ہیں، دوسرے یہ کہ کبھی معمولی نیکی بڑے سے بڑے گناہوں کے بخشے جانے کا سبب بن جاتی ہے، تیسرے یہ کہ بعض صوفیاء اپنے ہاں انسانوں کے لنگر کے ساتھ جانوروں کے دانے پانی کا بھی انتظام کرتے ہیں ۔ اُن کا ماخذ یہ حدیث ہے]

۔ ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے عذاب دی گئی جسے اُس نے باندھے رکھا حتی کہ بھوک سے مرگئی' اسے نہ تو کھانا دیتی تھی اور نہ چھوڑتی تا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی ۔ (مسلم بخاری)

[نگاہ انبیاء قیامت کے بعد ہونے والے واقعات کو بھی دیکھ لیتی ہے ۔ گھریلو پالے ہوئے جانور کا بھی حق ہے کہ اُسے کھانا پانی دیا جائے' دوسرے یہ کہ جانوروں پر ظلم بھی گناہ ہے ۔ علامہ شامی فرماتے ہیں کہ جانور پر ظلم انسان کے ظلم سے بدتر ہے کیونکہ انسان زبان والا ہے اپنے دُکھ دوسروں سے کہہ سکتا ہے' بے زبان جانور خدا کے سواء کس سے کہے' تیسرے یہ کہ کبھی گناہ صغیرہ پر بھی عذاب ہو جاتا ہے ۔]

۔ حضرت سعد ابن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! ام سعد وفات پا گئیں' تو اب کونسا صدقہ بہتر ہے ۔ فرمایا' پانی ۔ لہذا سعد نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ کنواں ام سعد کا ہے ۔ (ابوداؤد' نسائی)

بعد وفات میت کو نیک اعمال خصوصاً مالی صدقہ کا ثواب بخشنا سُنّت ہے ۔ کنواں کھدوانا' پانی کے نل لگوانا' بورویل کھدوانا' لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا بہترین خیرات وصدقہ ہے ۔ ثواب بخشتے وقت ایصال ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سُنّت صحابہ ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہنچے' دوسرے یہ کہ کسی چیز پر میت کا نام آجانے سے وہ شئے حرام نہ ہوگی' دیکھو حضرت سعد نے اس کنوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام پر منسوب کیا ۔ وہ کنواں اب تک آباد ہے اور اس کا نام بئر ام سعد ہی ہے ۔

۔ اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو [اس حدیث سے ظاہر ہے کہ گناہوں کا علاج نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے]

۔ جو چاہتا ہے کہ اُس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے۔ (بخاری)

۔ کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں

۔ بھلائیوں کا کام بُری آفتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک (کچھ ہو، کسی کے ساتھ ہو) سب صدقہ ہے۔ (طبرانی)

۔ اللہ تعالیٰ کو فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا مسلمان کا جی خوش کرنا ہے کہ تو اُس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اُس کا کوئی کام پورا کرے۔ جو اپنے بھائی مسلمان کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ پر حرام کردے (بیہقی)

۔ رحمتِ الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں: سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ (بیہقی)

جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کرے، ہر کھائی سے دوسری تک پانچ سو برس کی راہ۔ خیر و برکت اُس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے۔ (ابن ماجہ)

۔ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے اُن کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں اور اپنے دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپیہ خیرات کروں۔ ☆☆☆

جامع اشرف

دین ودانش کی ایک مرکزی درسگاہ ۔نونہالان قوم وملت کی عظیم دینی تربیت گاہ۔تبلیغ دِین وسُنّیت کا ایک عظیم مرکز۔مخدومی مشن کا منفرد مبلغ۔محبوب ربّانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہٗ کے فیضان کا نتیجہ ۔عالم ربّانی مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے خوابوں کی تعبیر۔مخدوم الملت حضور محدث اعظم ہند اور مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی علیہا الرحمہ کی دُعاؤں کا ثمرہ۔ شیخ اعظم مولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین دامت برکاتہ العالیہ کا عظیم دینی وعلمی کارنامہ جو ولیعہد صاحب سجادہ مولانا الحاج سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی کے اہتمام وانصرام میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے اور دن بدن اس کی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔

اس لئے اس کے بازؤں کو مضبوط کرنا اور ہر موقع پر اس کا خیال رکھنا ہم سب کا دینی وملی فریضہ ہے

خط وکتابت وترسیلِ زر کا پتہ:

(قائد ملت) مولانا الحاج سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی۔ناظم اعلیٰ جامع اشرف

ولیعہد سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ

خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف۔ ضلع امبیڈکر نگر (یوپی) 224155

دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا : (یاقوت پورہ ۔ حیدرآباد)

یہ جنوبی ہند کی مشہور ومعروف اقامتی درسگاہ ہے جو برصغیر ہند وپاک کے ایک عظیم محقق فقیہ عالم امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات سے منسوب ہے۔ ادارہ کی ذاتی عمارت ہے جو شہر حیدرآباد میں واقع ہے۔ ادارہ مسلسل پندرہ سال سے عقائد اہلسنت وجماعت کے مطابق تشنگان علوم وفنون کو سیراب کررہا ہے۔ شعبہ حفظ القرآن' ناظرہ' تجوید وقرأت کے علاوہ مولوی' عالم' فاضل تک کے شعبہ جات کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے' غریب ونادر طلبہ کے قیام وطعام کا مفت انتظام ہے۔ادارہ اپنی دومنزلہ عمارت میں مصروف کارہے اور تیسری منزل کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے جس میں ان شآء اللہ تعالیٰ دارالافتاء' لائبریری کے ساتھ دارالضیوف اور عصری علوم وفنون کی تعلیم کا سنٹر قائم کیا جائیگا۔ادارہ کے استحکام کے لئے اہلِ خیر حضرات سے تعلیم وتعمیر کے شعبہ جات میں تعاون کی خواہش کیجاتی ہے۔ محبوب العلماء مولانا محمد محبوب عالم اشرفی (مہتمم وناظم دارالعلوم اہلسنت امام احمد رضا) املی بن ۔ یاقوت پورہ ۔ حیدرآباد فون: 9346299075